65698 ـ كيا منگيتر كا ايك دوسرے سے پياروںمحبت كى باتيں اور افعال كرنا روزے پر اثر انداز ہوتے ہيں ؟

سوال

ميرا منگيتر مسلمان ہے، بہت جدوجہد اور كوشش كے بعد رمضان كا معنى اور روزے كى حكمت كا علم ہوا، گزارش ہے كہ مجھے يہ بتائيں كہ روزے كے دوران پيار و محبت كى كونسى باتيں اور افعال كرنے جائز ہيں (مثلا ہاتھوں ميں ہاتھ ڈالنا، اور ايك دوسرے كے ساتھ محبت كے اظہار والے كلمات كا تبادلہ كرنا وغيرہ) ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

روزے دار كے ليے اپنى بيوى سے (جس كے ساتھ اس كا نكاح ہو چكا ہے) كے ساتھ ايسے كلمات كا تبادلہ كرنا جس ميں پيارو محبت كا اظہار ہوتا ہو جائز ہے، اور اسى طرح اس كے بعض افعال مثلا بيوى كا بوسہ لينا اور اس سے معانقہ كرنا اسے گلے لگانا يا اس كا ہاتھ تھامنا جائز ہے، ليكن اس مين شرط يہ ہے كہ اگر وہ اپنے آپ پر كنٹرول ركھتا ہو تو پھر ايسا كر سكتا ہے، اور اپنى شھوت كو قابو ميں ركھ سكتا ہو، اس ليے كہ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم روزے كى حالت ميں ان كا بوسہ ليا كرتے تھے، اور ان سے مباشرت كيا كرتے تھے، ليكن انہيں تم سے زيادہ اپنے آپ پر كنٹرول تھا "

صحيح بخارى حديث نمبر (1792) صحيح مسلم حديث نمبر (1854)

حديث ميں مباشرت كا معنى ہاتھ سے چھونا ہے، جو كہ جسم كا ايك دوسرے سے ملنے ميں سے.

اور ارب سے مراد نفس كى ضرورت اور حاجت ہے، جس سے جماع مراد ہے.

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" آدمى كا روزے كى حالت ميں اپنى بيوى كے ساتھ خوشطبعى كرنا، اور اس كا بوسہ لينا اور بغير جماع كے اس سے مباشرت كرنا يہ سب كچھ جائز ہے اور اس ميں كوئى حرج نہيں، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم روزے كى

حالت میں مباشرت کیا کرتے تھے.

لیکن اگر شہوت تیز اور زیادہ ہونے کی بنا پر اللہ تعالی کے حرام کردہ افعال میں پڑنے کا خدشہ ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہے، اور اگر اس کی منی خارج ہو گئی تو دن کا باقی حصہ بغیر کھانے پینے کے گزارے گا اور اسے اس دن کے بدلے میں قضاء بھی کرنا ہوگی، لیکن جمہور اہل علم کے ہاں اس پر کفارہ نہیں ہے.

علماء کے صحیح قول کےمطابق مذی سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ اصل میں روزے کی سلامتی اور باطل نہ ہونا ہے، اور اس لیے بھی کہ اس سے بچنا مشکل ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (4 / 202).

یہ تو خاوند اور بیوی کے ساتھ خاص تھا، لیکن نکاح سے قبل منگنی کی حالت میں منگیتر کا اپنی منگیتر سے پیار و محبت کی باتیں کرنا اور اس کا ہاتھ تھامنا جائز نہیں، کیونکہ وہ بھی باقی اجنبیوں کی طرح اس کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے، اور کسی ایك کو بھی اس معاملہ میں سستی و کاہلی سے کام لینا جائز نہیں ہے، اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں کہ منگیتر لڑکی مسلمان ہو یا عیسائی.

مسلمانوں کے روزوں کے متعلق آپ کے اس سوال سے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے، جو کہ آپ کی اس دین حنیف کے ساتھ محبت اور اس کے احکام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی رغبت کی دلیل ہے، ہم آپ کو اس کی مبارکباد دیتے اور اس پر ابھارتے ہیں، اور اللہ سبحانہ وتعالی سے دعاگو ہیں کہ آپ کو حق اور اللہ تعالی کو جو چیز محبوب اور پسند ہے اس کی اتباع و پیروی کے علم کو تلاش کرنے کی طرف لے چلے، اور اسی طرح ہم اللہ تعالی سے یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ اور آپ کے منگیتر کے مابین شادی کو توفیق دے، اور اس کے ساتھ شادی کی سعادت نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .